مرتب کی ہے، جو لندن سے ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئی۔

(۴۵) کے ذیل میں مولوی محمد شفیع "مقالات شفیع" جلد چہارم (لاہور، ۱۹۷۲ء) کا حوالہ بعض میں کسی وجہ سے شامل نہیں ہو سکا تھا، اس لیے اہم ہے کہ اس میں معاصر اسناد پیش کی گئی ہیں۔

(۵۲) کے تحت، تصنیف "غایۃ الشعور بج الحج المبرور" کا مصنف نامعلوم لکھا گیا تھا، لیکن یہ مولوی محمد شاہ کی تصنیف ہے۔ مذکورہ بالا فہرست کتب ... " (۱۸۷۴ء) کے مطابق "حج الحج مسمی بہ غایت الشعور" تصنیف مولوی محمد شاہ صاحب بزبان شستہ محاورات پاکیزہ تاریخ و حالات معتبرہ میں نہایت مستند ہے۔ ایک مرتبہ یہ کتاب کلکتہ میں چھاپ حروف ٹیپ طبع ہوئی تھی۔ اب بار دیگر اس طرح طبع ہوئی۔ ص ۴۸، "فہرست کتب ردیف وار..." میں "زبان و فن کتاب" کے ذیل میں "فارسی، متفرقات" درج ہے ص ۲۲۳، اس کتاب کے مصنف۔ وہی مولوی محمد شاہ (متوفی ۱۸۸۱ء) ہیں جو صدرالدین آزردہ کے ہم جماعت، نواب صدیق حسن خاں کے معتمد دوست، شاہ اودھ واجد علی شاہ کے متوسل اور ان کے فرزند شاہزادہ فریدوں قدر میرزا محمد ہزبر علی کے استاد سخن ہیں، جن کے بارے میں ایسی شہادتیں موجود ہیں کہ انھوں نے متعدد کتابیں تصنیف کیں، لیکن جو دوسروں کے نام سے شائع ہوئیں۔ مثلاً "وزیر نامہ"، "تعلیم العبادات"، برہان الیہ فی تحقیق امرالذبائح" ۔ "دیوان ہزبر علی" بھی انھی کا تخلیق کردہ ہے۔ "تذکرہ نگارستان سخن" مصنفہ نورالحسن خاں فرزند نواب صدیق حسن خاں بھی ان ہی کا تصنیف کردہ ہے! ان کے حالات و آثار پر راقم کا ایک مقالہ زیر تکمیل ہے۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل:

تقریظ مصباح الہدایت مشمولہ "تحقیق"، شمارۂ ہفتم کے ذیل میں ایک قابلِ توجہ قدیم مطبوعہ تحریر

تقریظ مصباح الہدایت (رسالۂ تحقیق، شمارۂ ہفتم) کے ضمن میں سلیم قریشی صاحب (انڈیا آفس لائبریری، لندن) نے ایک اور مفید تحریر اس موضوع پر ڈھونڈ نکالی ہے اور مجھے ارسال کی ہے۔ یہ بھی بے حد معلومات افزا ہے اور خصوصاً اس پر روشنی ڈالتی ہے کہ ۱۷۹۰ء

کے آس پاس شاہان اودھ نے ٹائپ کی طباعت میں دل چسپی لینی شروع کر دی تھی۔ سلیم قریشی صاحب کے فراہم کردہ مطبوعہ اوراق بصورتِ عکس ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔

عکس

دیوان خواجہ حافظ شیرازی معہ دیباچہ وقصاید

THE WORKS

OF

HAFEZ:

WITH

AN ACCOUNT OF HIS LIFE AND WRITINGS.

CALCUTTA:
PRINTED BY A. UPJOHN.
1791.

بسم الله الرحمن الرحیم

CLAUD MARTIN

بعد حمد و ستایش نگارندهٔ صحیفهٔ عالم و نعت و نیایش جناب افصح العرب والعجم و درود بر آل و اصحاب او صلی الله علیه و سلم که بمصداق این بیت حکیم سنائی رحمه الله. تا بحشر ای دل ار ثنا گفتی همه گفتی چو مصطفی گفتی این فقره کافیست معلوم ضمیر منیر ارباب کرم باد که عقل صادق بمحض تامل حکم میکند که مایهٔ حیثیت انسان که اشرف موجودات است بواسطهٔ کثرت اعمال و صناعات ارجمند است و آن مراتب موقوف بر دانستن ماهیت اشیا و طریق حصول آنهاست و علوم و فواید آن وقتی بکمال میتواند رسید که ضبط آن قرار واقعی کرده آید چه در حین ایجاد هیچ شی کامل نمیتواند بود و مسالک ضبط چون انتقاش سینه و املای صور و تحریر بر قلم و غیره اگر چه متعدد است اما همگین در معرض زوال و آفت است مگر طریق چهاپه و آن صنعتیست اختراع دانایان فرنگ که در این دو الطفیل ایشان تا بنگاله نیز رسیده که در نهایت مرتبه صیانت علوم میکند و مجملی از بیان آن فن شریف اینکه حروف مفردهٔ تهجی را بکثرت از سرب یا امثال آن ریخته با خود میدارند و در حین کار انها را اینکه کر متصل نموده موافق نقش کتاب صفحه میسازند و آن صفحه را بر آلتی چوبین که بسبب تعبیهٔ چند سهل الحرکت است بسته و مرکبی خاص بران مالیده بحرکت همان آلت بر روی کاغذ نقش میکنند هر چند در اتصال حروف و بستن صفحه و احتیاط غلطها در ابتدا اندک تانی بکار میرود اما در حین نقش بجری کار بسرعت میشود که در مدت دو ساعت پانصد صفحه که هر صفحه دو ورق باشد مرتب میگردد و کتابیکه مشتمل بر ده هزار بیت بوده باشد اگر چه در عرض دو سه سال باتمام میرسد اما همین که یک کتاب بآخر رسید پانصد کتاب کامل میگردد و چه نقصان

آمدت باین صورت انجامید مرا غرض از تمهید این مقدمات و توضیح این حالات
آنکه در سنه ۱۲۰۲ هزار و دوصد و دوی هجری که این کمترین خلق الله ابو طالب خان
بن مرحوم حاجی محمد بیگخان اصفهانی که بتقریب جفای بعضی از ابنای زمان
وحید مخصوصی از امثال و اقران شهر لکهنو و اوده را که بنابر رفاقت و خدمت خدمت جناب
مستغنی عن الاوصاف والا القاب نواب وزیر الممالک آصف الدوله بهادر دام اقباله
و آبای کرام جنت مقام ایشان مسکن مألوف شده بود گذاشته وارد بلده کلکته شده صاحب
والامنش جانسن صاحب سلمه الله تعالی که بسبب اتصاف فطری و شوق اکتساب فضایل بر
محاسن اقوال و افعال قدمای اسلام قدری آگهی یافته بود بنابر یادگار نام نیک اراده کرد که خلا
صه کتب مشهوره اسلامی را که از بی حیثیتی کاتبان و پست همتی مردم زمان در شرف
مسخ و اندراس است چهاپه نماید باین کمترین فرمود که کتبی که فواید آن عام بوده باشد
تعیین نمای حقیر بکتاب برهان قاطع و دو جلد ترجمه قاموس در علم لغت و سه مجلد
حبیب السیر از فن تاریخ و سیر و اخلاق ناصری و کلیات شیخ سعدی و خواجه حافظ شیرازی
رحمهم الله در نظم و اخلاق راهنمونی کرد چون چهاپه مجموع بیکدفعه متعذر بود آن والا قدر
شروع از هر دو کلیات کرده کلیات سعدی را در یک چهاپه خانه سرکار کمپنی عالیشان
انگریز و دیوان خواجه را در چهاپه خانه دیگر انسرکار والا تفویض نمود و امور موقوف
علیه شروع انکار را از دادن مساعده و بهمرسانیدن خریداران وغیره که خالی از حسن اتفاق
نمی باشد متکفل گشت و اهتمام آن را بحقیر محول فرمود اگرچه بملاحظه فقدان کتب صحیحه
درین دیار و از چند کتاب ابتر انتخاب نسخه منقحه که مطابق اصل یا کالاصل تواند شد
اینکار متعسر می نمود اما بامید امداد روحانیت خواجه و استرضای صاحب معظم الیه قبول
نمودم و از چند کتاب که فی الجمله گمان صحت بر آنها میرفت بود ابسط ملکه این فن و اطلاع
بر اسالیب سخن انتخاب نسخه نمودم و آن را بچهاپه خانه رسانیده در ملاحظه صحت غلط با

نیز جد و کد بکار بردم چنانچه بر هر صفحه ده دوازده مرتبه نظر کردن می‌افتاد و امید این بود که نام خاطا در کتاب نماند اما بسبب اینکار دلخواه صورت نگرفت یکی بجهت اینکه در اثنای چهاپه نقطه و حرف خورد شکسته میشود و دیگر از نصف ردیف شین تا آخر حرف ؟ امر مقابله بیکی از رفقای بی توفیق این حقیر تعلق داشت الغرض بعد اطلاع بر اسباب مذکوره بار دیگر نظری انداخته آن خاطها را با نشان ورق و صفحه و سطر در چند ورق شرح وار ضبط ساختیم و در ذیل این اوراق درج نمودم و با آنکه در اثنای حالات مذکوره جانسن صاحب بسبب عوارض جسمانی دوستان هند را بدرد مفارقت مبتلا ساخته بولایت رفت و چهاپه کتب مستوره تا توفیق دیگری از اکابر اینقوم در تعویق ماند اما بحمد الله که کتاب خواجه مرحوم بسعی مشکور مستر اپجان صاحب اهتمام چهاپه خانه در شروع سنه ۱۲۰۶ هجری مطابق سنه ۱۷۹۱ عیسوی متضمن تفصیل ذیل باتمام رسید امید از کرم مطالعه کنندگان آنکه اگر سهوی بنظر رسد بعذرهای مسطوره و ابتدای کار نظر کرده معاف دارند و این حقیر و صاحبانیکه کردند اتمام و شروع این کار حق ثابت نموده اند و کارکنان چهاپه خانه را که نام انها در ذیل مندرج است بدعای خیر یاد فرمایند

جان چمبرس	عظیم الدین	هرنام سنگه	سیتو رام

تفصیل

ورق	شعر مجموع	قصیده	غزل
۱۹۲	٥٧٥٥	٧	٥٥٧

قطعه	ترجیع الغزل	ترکیب بند	مخمس	مثنوی معه ساقی نامه	رباعی
٥٢	یک	یک	یک	٣	۱۰۳

❁ بیان احوال خواجه ❁

اگر چه بواسطه کمال شهرت تعریف انجناب از قبیل توضیح واضحات است اما درینمقام

دیوان خواجہ حافظ شیرازی (مطبوعہ کلکتہ، ۱۷۹۱ء) پر اس کے مرتب، ابوطالب خاں اصفہانی کے دیباچے کا اردو ترجمہ

"نگارندۂ صحیفۂ عالم کی حمد و ستایش اور جناب افصح العرب و العجم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و نیایش اور ان پر، ان کے آل و اصحاب پر درود کے بعد کہ حکیم سنای رحمہ اللہ کے اس بیت کے مصداق

تا بحشرا اے دل ار ثنا گفتی   ہمہ گفتی چو مصطفیٰ گفتی

یہ فقرہ کافی ہے۔ اربابِ کرم کے ضمیرِ منیر کو معلوم ہو کہ عقلِ صادق محض تامل سے حکم لگاتی ہے کہ انسان کا جسے اشرف موجودات کہا جا سکتا ہے مایۂ حیثیت اعمال و صناعات ارجمند ہیں، اور یہ مراتب موقوف ہیں اشیاء کی ماہیت کے جاننے پر اور ان کے حصول کے طریقوں پر جس سے علوم اور ان کے فوائد ایسی حد کمال کو پہنچ سکتے ہیں کہ انھیں قرار واقعی طور پر منضبط کیا جائے۔ ایجاد کے معاملے میں کوئی شے کامل نہیں ہو سکتی۔ انضباط کے طریقے اور اشکال و تحریر قلم کے ڈھنگ اگرچہ متعدد ہیں لیکن یہ سب معرضِ زوال و آفت میں ہیں، بجز چھاپے کے طریقے کے۔ اور یہ صنعت دانایانِ فرنگ کی اختراع ہے، جن کے طفیل یہ بنگالے تک آ پہنچی ہے۔ یہ نہایت درجہ علوم کی حفاظت کرنے والی ہے۔ مختصر طور پر اس فنِ شریف کو یوں سمجھیے کہ مفرد حروفِ تہجی بڑی کثرت کے ساتھ سیسہ یا اسی طرح کی کسی دھات کے بنے ہوئے اپنے پاس رکھتے ہیں، اور چھاپے کے کام کے دوران انھیں ایک دوسرے سے متصل رکھ کر نقش کے مطابق صفحہ کتاب تیار کرتے ہیں، پھر اس صفحے کو لکڑی کے آلے پر جو چند انتظامات کی وجہ سے سریع الحرکت ہوتا ہے کس کر جما دیتے ہیں، اور ایک خاص مرکب (روشنائی) اس پر مل کر اسی آلے کی حرکت سے کاغذ پر نقش اتار لیتے ہیں۔ ہرچند کہ حروف ملا کر رکھنے میں اور کس کر صفحہ تیار کرنے میں اور احتیاط سے اغلاط کی تصحیح میں، ابتداء میں کچھ دیر لگتی ہے، لیکن پھر یہ کام ایسی سرعت کے ساتھ ہونے لگتا ہے کہ دو گھنٹے کی مدت میں پانچ (؟ شیٹ = صفحہ ؟) مرتب کر سکتے ہیں، اس طور پر کہ ہر شیٹ (صفحہ ؟) دو ورقی ہو۔ جو کتاب دس ہزار ابیات پر مشتمل ہوتی ہے، اگرچہ دو تین سال کی مدت میں اِتمام کو پہنچتی ہے، لیکن یہی کتاب جب آخر کو پہنچتی ہے تو پانچ سو نسخے مکمل تیار ملتے ہیں۔ اس طرح اس مدت کے نقصان کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ ان مقدمات کی تمہید سے اور ان حالات کی توضیح سے غرض یہ ہے کہ سنہ ۱۲۰۲ یعنی ایک ہزار دو سو دو ہجری میں کہ اس کمترین خلق اللہ ابوطالب خاں بن مرحوم حاجی محمد بیگ خاں اصفہانی کو بعض ابنائے زماں کی جفا اور

مخصوص امثال و اقران کے حسد کی وجہ سے شہر لکھنؤ اور اودھ چھوڑنا پڑا ، جو والا القاب نواب وزیرالمالک آصف الدولہ بہادر دام اقبالہ اور ان کے آبائے کرام کی رفاقت و خدمت کی بنا پر مسکن مالوف تھا ، اور دارالامارۃ کلکتہ میں وارد ہوا۔ صاحبِ والامنش جانسن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو فطری انصاف پسند ہونے اور اکتسابِ فضائل کا شوق رکھنے کے سبب سے قدمائے اسلام کے اقوال و افعال کی خوبیوں سے قدرے آگہی حاصل کر چکے تھے ، نامِ نیک کی یادگاری کی بنا پر ارادہ کیا کہ منتخب اسلامی کتبِ مشہورہ کو ، جو کاتبانِ کم سواد کی آمیزش اور مردمِ زماں کی پست ہمتی کی وجہ سے مسخ و اندراس ہو گئی ہیں ، چھپوائیں - آپ نے اس کم ترین سے فرمایا کہ ایسی کتابوں کا تعین کیجیے جن کے فوائد عام ہوں - حقیر نے کتاب برہانِ قاطع اور دو جلد ترجمۂ قاموس علم لغت میں اور تین مجلدات حبیب السیر فنِّ تاریخ و سیر میں اور اخلاقِ ناصری اور کلیاتِ شیخ سعدی و حافظ شیرازی رحمہم اللہ نظم و اخلاق میں --- کی نشان دہی کی۔ چونکہ ان سب کتابوں کا بیک وقت چھپنا متعذر تھا ، اس والا قدر نے شروعات دونوں کلیات سے کی ، کلیاتِ سعدی سرکار کمپنی عالی شان انگریز کے ایک چھاپے خانے کو اور دیوانِ خواجہ سرکار والا کے ایک اور چھاپے خانے کو تفویض کیا اور اس کام کی شروعات کے امور موقوف علیہ کے ، یعنی سعی و کوشش سے خریداروں کی بہم رسانی وغیرہ جو حسنِ اتفاق سے خالی نہیں ہوا کرتی ، خود متکفل ہوئے اور ان کا اہتمام حقیر کے سپرد کیا۔ اگرچہ اس دیار میں کتبِ صحیحہ کے فقدان کو دیکھتے ہوئے اور کتابہای ابتر انتخاب کے ایسے چند منقّح نسخوں کے نہ مل سکنے کی وجہ سے جو مطابقِ اصل یا اصل کی طرح ہوں ، یہ کام متعسر (مشکل) لگتا تھا لیکن خواجہ (حافظ) کی امدادِ روحانی کی امید پر اور صاحب معظم الیہ کی خوشنودی کی خاطر میں نے قبول کر لیا - اور چند کتابیں جن پر فی الجملہ صحت کا گمان ہوتا تھا ، اس واسطے کہ اس فن کا ملکہ حاصل تھا اور اسالیبِ سخن سے واقفیت ، میں نے نسخوں کا انتخاب کر لیا اور انھیں چھاپے خانے کو بہم پہنچا کر صحتِ اغلاط کی کوشش میں لگ گیا - چنانچہ ہر صفحے پر دس دس بارہ بارہ مرتبہ نظر ڈالتا تھا اور توقع کرتا تھا کہ کتاب میں غلطی کا نام نہ رہے گا۔ پھر بھی دو وجہوں سے یہ کام حسبِ دل خواہ نہ ہو پایا - ایک اس جہت سے کہ چھاپے کے دوران نقطے اور چھوٹے حروف ٹوٹ جاتے تھے ، دوسرے یہ کہ ردیف شین سے لے کر آخر حرفوں تک مقابلے کا کام اس حقیر کے ایک رفیقِ بے توفیق سے متعلق رہتا تھا - القصّہ ، اسبابِ مذکورہ پر جب میں مطّلع ہو گیا تو بارِ دیگر پھر ایک نظر ڈالی اور ان اغلاط کو ورق اور صفحہ اور سطر کی نشان دہی کے ساتھ ، چند ورقوں میں بترج وار ضبط کیا اور ان اوراق کے ذیل میں درج کیا۔ ان حالاتِ مذکورہ کے دوران جانسن صاحب عوارضِ جسمانی کے سبب ہندوستان کے دوستوں کو دردِ مفارقت میں مبتلا کر کے ولایت چلے گئے اور ان کتابوں کا چھاپہ اس قوم کے دیگر اکابر سے متعلق ہو جانے